خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

اتوار 24 دسمبر 1995ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 290 | اتوار یکم شعبان 1416ھ، 24 فتح 1374ہش، 24 دسمبر 1995ء

خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متقی ہے

کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جائے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبتی بزرگی پر بے جا فخر کرکے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متقی ہے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معززوہ ہے جو زیادہ متقی ہے) دوسروں کے ساتھ بھی پورے خلق سے کام لینا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا پرستی کی حد ہو گئی ہے۔ ہر شخص دنیا ہی کا شیدائی نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جدھر آنکھ اٹھاتا ہے ابنائے دنیا ہی کو دیکھتا ہے۔ چونکہ ایسے مخلصوں کی نظیریں بہت ہی کم ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلقات کا نمونہ ہوں اس لئے اس طرف توجہ ہی نہیں۔ برخلاف اس کے دنیا پرستوں کی نظیریں نظر آتی ہیں۔ اس لئے ہر شخص اس طرف کو جھکتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف بہت ہی کم لوگ آتے ہیں کیونکہ خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جانا ہے۔ جب تک انسان ایک موت اختیار نہیں کرلیتا اس راہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 312)

اکثر لوگ نہیں جانتے کہ دولت کے دائمی فوائد کس طرح حاصل ہوسکتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

میرے سامنے بارہا ایسے واقعات آئے ہیں اولاد ہے جس میں سے بعض تو اس مقام پر پہنچ گئے کہ اپنے باپ پر لعنتیں ڈالنے لگے کیونکہ ماں کو بھی ساری عمر اس ظالم نے ہر نعمت سے محروم رکھا اور اولاد کو بھی ہر نعمت سے محروم رکھا۔ وہ سڑکوں پر غریبانہ فاقوں کی زندگی بسر کرنے والے اور باپ ہے جو دولت اکٹھی کئے جا رہا ہے۔ ان کو سمجھاتا ہوں کہ دیکھو پھر بھی اف نہیں کرنا لیکن سمجھتا بھی ہوں کہ وہ ماحول بڑا ہی صبر آزما ہوگا جس میں آئے دن وہ اپنی ماں کو ذلیل ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ باپ میں توفیق ہے' مال جمع کر رہا ہے' جائیدادیں بنا رہا ہے مگر اتنی توفیق نہیں ہے کہ اس کو خود اپنی ہی اولاد کے لئے خرچ کر سکے۔ تو یہ وہ عبد مملوک ہے جس کا ذکر چل رہا ہے۔ غلام ہے' پیسے ہیں' لیکن خود اپنی ہی دولت کا غلام بن کر مملوک بن گیا ہے۔ مالک نہیں رہا۔

تو وہ دولت مند جو مالک ہی نہ ہو اس پر کس کو حسرت ہو سکتی ہے' کس کو اس پر رشک آ سکتا ہے وہ تو قابل رحم ہستی ہے ایک۔ دیکھنے میں مالک مگر عملاً مملوک۔ تو مالک کے مقابل پر لفظ مملوک کو رکھ کر اس مضمون کو کھول دیا گیا کہ مالی معاملات کی بات ہو رہی ہے یاد رکھنا بعض لوگ مالک ہوتے ہی نہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ بڑے امیر لوگ ہیں۔ ان کی امارت کیا خاک ہے کہ جو اپنوں پر بھی کچھ خرچ نہ کر سکیں' اپنی ضرورت بھی پوری نہ کر سکیں اور ایسے ایسے کنجوسوں کے متعلق لطیفے بھی ہیں مگر واقعتہ "ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ایک ایسے کنجوس کا کسی اور ایسے کنجوس کے ساتھ اپنی کنجوسی کے متعلق مقابلہ شروع ہوا۔ وہ اس کنجوسی کو اپنی عقل اور فراست کا نشان سمجھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ تاجر ہو تو ایسا ہو۔ تو اس نے کہا تم کیسے خرچ کرتے ہو۔ اس نے کہا میں تو بہت ہی احتیاط کرتا ہوں۔ روٹی چپڑنے کی تو کبھی توفیق نہیں ملی میں تھوڑا سا گھی ذرا سا لگا کے ایک لقمے کو اس ساری روٹی پر پھیرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ ساری روٹی پہ مجھے خیال ہو کہ گھی لگ گیا ہے۔ پھر میں مزے لے لے کے وہ کھاتا ہوں۔ تو دوسرے نے کہا تم بڑے خراج ہو' ایسا نہ کیا کرو۔ میں نے تو گھی رکھا ہوا ہے روٹی دکھاتا ہوں اس کو اور کھالیتا ہوں۔ مملوک ہیں جن کا ذکر چل رہا ہے۔ عبد بھی ہیں' غلام ہیں نفس کے در مملوک بھی ہیں اپنی ملکیت کے خود مملوک بن چکے ہیں۔ جس کے مالک تھے وہ ان کا مالک بن گیا۔ یہ ہے مضمون جو مملوک کا لفظ آپ کو دکھا رہا ہے (وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا) جن کے پاس ہے ہی کچھ نہیں خرچ کرنے کو ان کو طاقت کیا ہے کسی چیز کی۔ وہ مال جو طاقت بنے وہ ہے جو رعب داب کا یا دنیاوی فوائد کا موجب بنا کرتا ہے۔ ایسے لوگ نہ اس مال سے سیاست خرید

باقی صفحہ 7 پر

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضروری اعلان

○ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطابات کے پاکستانی وقت کے مطابق مندرجہ ذیل اوقات ہوں گے۔

26- دسمبر 1995ء - دوپہر تین بجے

28- دسمبر 1995ء - شام 4-30 بجے

احباب ان خطابات میں خود بھی شامل ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی شامل کریں۔

(ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (وفات یافتہ) کی اہلیہ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ (والدہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس) 21- دسمبر 1995ء کو صبح چھ بج کر تیس منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پاگئیں جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ نے پڑھایا تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد دعا بھی مولانا موصوف نے ہی کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک صاحب ایف آر سی ایس کے پروگرام میں کچھ ترمیم کی جا رہی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک صاحب تمام ایام از 24-12-95 تا 29-12-95 صبح کے اوقات میں آؤٹ ڈور اور شام کے اوقات میں آپریشن کیا کریں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (۔) یہی تعلیم دی تھی کہ تم اپنے وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24- فتح 1374 ہش 24 - دسمبر 1995ء

اپنے فضائل کو بڑھائیں

یہ بات معاشرے کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ اگر کوئی برا آدمی زیادہ ہی برا ہو جائے تو اس سے نفرت بڑھنے لگتی ہے۔ کسی شخص کا جی نہیں چاہتا کہ اس کی طرح کا ہو جائے بلکہ ہر ایک کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ہدایت دے اور وہ اچھے کام کرنے لگے۔ لیکن جہاں تک اچھائی اور نیکی کا تعلق ہے۔ جب کسی شخص میں یہ بڑھنے لگتی ہے تو لوگوں کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس جیسا بننا چاہتے ہیں۔ وہ اس کی مثال دیتے ہیں بڑوں سے بات کرتے ہوئے بھی اور چھوٹوں کی ہدایت کے لئے بھی۔ اس کی نیکیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور یہ بھی یقین پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جو ایک شخص کر سکتا ہے وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نیک بننا چاہیے اور چونکہ ایک شخص نیک ہے ہم بھی نیک بن سکتے ہیں۔ یہ انسانی معاشرے کے لئے بہت مفید بات ہے۔ اس طرح انسان نیکوں کی مثال دیتے ہیں اور اپنے آپ کو نیک بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور معاشرہ بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور برائی بڑھنے لگے تو اس سے نفرت بڑھنے لگتی ہے اور نہ صرف یہ کہ کسی کا یہ دل نہیں چاہتا کہ اس جیسا ہو جائے بلکہ یہ جی چاہتا ہے کہ وہ بھی ٹھیک ہو جائے۔ وہ بھی برائی چھوڑ دے اور نیکیاں اختیار کر لے۔ گویا کہ یہ بات معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر نیک لوگ نیکیوں میں بڑھتے چلے جائیں۔ خاص طور پر کوشش کر کے اپنی نیکی میں اضافہ کرنے لگیں تو یقیناً نہ صرف انہیں روحانی طور پر فائدہ ہو گا بلکہ دوسرے لوگ بھی اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا اس سلسلے میں ایک ارشاد ملاحظہ ہو۔

"یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدّیہ کی طرح ہونے ضروری ہیں۔ (صاحب ایمان) کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدّی ہو جائیں کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔"

وہ شخص چُپ ہوا تو جہاں بولنے لگا
پردے میں ہر یقیں کے گماں بولنے لگا
ہر شخص نے یہ جانا اسی کی صدا ہے یہ
سمجھا نہ کوئی 'کون' کہاں بولنے لگا

ابوالاقبال

○

اگر تا حدِ فردوس و جہنم ہے جہاں میرا
دلِ وارفتہ بڑھتا جا رہا ہے. پھر کہاں میرا

حرم کوئی نظر آیا نہ بُت خانہ کہیں دیکھا
تو سجدہ خود جبیں میں بن گیا ہے آستاں میرا

جو لمحہ درد کا چارہ گروں نے کر دیا ضائع
وہی لمحہ تو تھا باغِ بہشتِ جاوداں میرا

تڑپ جاتی ہے بلبل پاس آ کر برق کی صورت
یہ کس نے برگِ گل پر لکھ دیا دردِ نہاں میرا

نظاروں کا تڑپنا لوٹنا معدوم ہو جانا
مجھے معلوم ہوتا ہے یہی ہے امتحاں میرا

قلم جب کاتبِ تقدیر نے تنویر اٹھایا تھا
پکڑ لیتا کوئی ہمدرد ہوتا گر وہاں میرا

روشن دین تنویر

واقفینِ نو کے گھر کے باقی افراد کی ذمہ داری

(وکالت وقف نو)

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ارشاد فرمایا۔

اس ضمن میں ایک اہم بات جو بتانی چاہتا ہوں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے واقفین کی تحریک کے ساتھ ایک یہ بھی تحریک فرمائی کہ امیر گھروں کے بچوں کے لئے گھر کے باقی افراد کو یہ قربانی کرنی چاہئے کہ اس کے وقف کی وجہ سے اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ کچھ مالی مراعات مہیا کریں اور یہ سمجھیں کہ جتنا مالی لحاظ سے ہم اس کو بے نیاز بنائیں گے اتنا بہتر رنگ میں وہ قومی ذمہ داریوں کی امانت کا حق ادا کر سکے گا۔ اس نصیحت کا اطلاق صرف امیر گھرانوں پر نہیں بلکہ غریب گھرانوں پر بھی ہوتا ہے۔ ہر واقف زندگی گھر کو یعنی ہر گھر جس میں کوئی واقف زندگی ہے آج ہی سے یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ خدا ہمیں جس پر رکھے گا ہم اپنے واقف زندگی تعلق والے کو اس سے کم معیار پر نہیں رہنے دیں گے۔ یعنی جماعت کے مطالبے کی بجائے بھائی اور بہنیں یا ماں باپ اگر زندہ ہوں اور توفیق رکھتے ہوں یا دیگر قریبی مل کر یہ ایسا نظام بنائیں گے کہ واقف زندگی بچہ اپنے زندگی کے معیار میں اپنے گھر والوں کے ماحول میں ان کے معیار سے کم تر نہ رہے۔ چنانچہ ایسے بچے جب زندگی کی دوڑ میں حصہ لیتے ہیں تو کسی قسم کے Inferiority complex یعنی احساس کمتری کا شکار نہیں رہتے اور امانت کا حق زیادہ بہتر ادا کر سکتے ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ 17- فروری 1989ء)

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اہل قریہ سے مراد قوم ہے کیونکہ قوموں کو جب دکھایا جاتا ہے گاؤں کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔ اور ضیافت کی تعبیر تعاون ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔ ضیافتہ خواب میں اجتماع علی الخیر کے معنے رکھتی ہے۔ (تعطیر الانام) یعنی کسی نیک بات میں باہم تعاون کرنے کا فیصلہ ضیافت کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔ پس "دونوں نے کھانا مانگا" کی تعبیر یہ ہوگی کہ دونوں نے تعاون کی درخواست کی۔ اور ضیافت کے انکار کے معنی ہوں گے کہ قوم نے دونوں کے سوال کے جواب میں تعاون کرنے سے انکار کردیا۔

اس کے بعد لکھا ہے کہ انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کو تھی۔ تعطیر الانام میں لکھا ہے کہ جب کوئی دیوار دیکھے جس میں خرابی ہو گئی ہو تو اس سے مراد کوئی عالم یا امام ہوتا ہے جس کا مال جاتا رہتا ہے۔ پھر اگر یہ دیکھے کہ اس کی مرمت کر دی گئی ہے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اس عالم کے کام کو درست کر دیا جائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ مرمت نہیں کی گئی تو اس کا کام تباہ ہو جائے گا اور نیز امام ابن سیرین کے تعبیر نامہ میں لکھا ہے کہ دیوار کے کچھ حصہ میں خرابی دیکھ کر اسے درست کرنے کی تعبیر اس جگہ کے والی کی بجائے دوسرے والی کا مقرر ہونا ہوتا ہے۔

ان تعبیروں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سارے نظارے کا یہ مطلب ہو گا کہ حضرت موسیٰؑ اور وہ اللہ کا بندہ جس کے ساتھ وہ چلے تھے۔ ایک جماعت سے تعاون چاہیں گے۔ مگر وہ تعاون نہ کرے گی اور وہ کسی بزرگ کے کام کو خراب ہوتا دیکھیں گے۔ اس پر موسیٰؑ تو خاموش رہیں گے لیکن وہ عبداللہ اس کام کو درست کر دے گا۔ یا یہ کہ اس قوم کے لئے دوسرا حاکم مقرر ہو جائے گا۔ موسیٰؑ اس امر کو دیکھ کر کہیں گے کہ اس پر کوئی اجر لیتے تو اچھا ہوتا مگر وہ اس بات کو سن کر ناراض ہو جائے گا۔ اور کہے گا کہ بس اب ہمارا تمہارا تعلق ختم ہے۔

اسی حصہ کی تعبیر حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب یہ فرمایا کرتے تھے کہ یا تو اوس اور خزرج مراد ہیں کہ دیر سے یہ قومیں ترقی سے محروم تھیں اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو مدینہ لے گیا ان کے لئے بھی ترقی کی راہیں کھل گئیں یا فرماتے تھے کہ مراد حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی اولاد ہے کہ ان کا کام خراب ہو رہا تھا۔ ایک کے حق کی حفاظت حضرت موسیٰؑ نے کر دی اور دوسرے کے حق کی رسول کریم ﷺ نے۔

میری رائے میں اس نظارے کا پہلا حصہ بتاتا ہے کہ قریہ سے مراد عالم یہودیت اور نصرانیت ہے۔ جب اس سے تعاون کی درخواست کی گئی تو اس نے انکار کر دیا۔ اور دیوار سے یہود و نصاریٰ کے بزرگ مراد ہیں اور اس کے گرنے کے قریب پہنچنے سے مراد ان کے بزرگوں کے اثر کا زائل ہونا ہے۔ اور مرمت کرنے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی تعلیم کو پھر سے قائم کر دیا۔ اور ان کے اندر ایک نیا والی یا حاکم مقرر کر دیا۔ اور موسیٰؑ نے جو کہا کہ اجر کیوں نہ لے لیا اس سے مراد یہ ہے کہ موسوی قوم میں تجارتی حرص بہت بڑھ جائے گی اور وہ ہر ایک کام کو اس کے دنیوی فائدہ کا اندازہ لگا کر کریں گے۔ اور خالصتہً للہ کام کرنا ان کے لئے مشکل ہو گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ موسوی سلسلہ کی آخری کڑی یعنی مسیحیت کا یہ حال ہے کہ ان کی تعلیم بھی دنیوی اغراض سے ہوتی ہے۔ ان کی ہمدردی بھی دنیوی اغراض سے ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ تبلیغ کرتے ہیں تو اس میں بھی سیاسی اور دنیوی فوائد مدنظر ہوتے ہیں خالصتہً للہ کام جس میں کوئی دنیاوی خیال مدنظر نہ ہو ان میں قریباً مفقود ہے۔

یہ جو فرمایا کہ اہل کتاب سے اپنے کاموں میں تعاون کی خواہش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کی مثال حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں تو یہ موجود ہے کہ جب وہ اپنی قوم کو کنعان کا ملک دئے جانے کا وعدہ دے کر مصر سے لائے اور کئی چھوٹی اقوام سے جنگیں ہونے کے بعد ان کو اہل کنعان پر حملہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے حضرت موسیٰؑ کا ساتھ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ (-) یعنی جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اب وقت آگیا ہے دشمن پر حملہ کر کے موعود ملک کو لے لیا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ وعدہ یا خدا کا تھا یا تمہارا تھا۔ ہم اس وعدہ کے پورا کرنے کے لئے کیوں اپنی جانیں گنوائیں۔ اے موسیٰ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو اور اپنے وعدہ کو پورا کرو۔ ہم تو اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے۔ ہاں جب آپ دونوں اس ملک کو فتح کر لیں گے تو ہم بھی ملک میں داخل ہو جائیں گے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے عین اس وقت جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے کو تھا ایک لغو عذر کی بناء پر حضرت موسیٰؑ سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے بعض وعدے اس کے بندوں کے ذریعہ سے پورے کرائے جاتے ہیں۔ اور بندوں کا فرض ہوتا ہے کہ اس قسم کے وعدوں کے پورا کرانے میں انبیاء سے تعاون کریں۔

اگر اختلاف ہو۔ اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

یہی فرق ہوتا ہے مذہب اور غیر مذہب میں۔ مذہب کے علاوہ جس قدر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ صرف مقامی اور وقتی ہوتے ہیں لیکن مذہب ایک دائمی صداقت ہوتا ہے۔ تم کسی زمانے میں بھی دین حق کو لے جاؤ اس پر ہمیشہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کئی دور ایسے آئیں گے جن میں کمیونزم نہیں چل سکتا۔ کئی دور ایسے آئیں گے جن میں سوشلزم نہیں چل سکتا۔ کئی دور ایسے آئیں گے جن میں کیپٹیل ازم نہیں چل سکتا۔ جب کبھی ملک کی آبادی بڑھ جائے گی او دولت گھٹ جائے گی۔ کیپٹیل ازم کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب ملک کی آبادی کم ہو جائے گی اور ذرائع دولت بڑھ جائیں گے اس وقت کمیونزم کبھی قائم نہیں رہ سکتا جب ملک کی آبادی کم ہو جائے گی تو کسی سے چھیننے کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ ہر شخص کہے گا کہ جاؤ اور زمینوں پر قبضہ کر لو۔ اور جب ملک کی آبادی بڑھ جائے گی تو پھر کیپٹیل ازم قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ سارے کے سارے سوالات ملک کی آبادی کی کمی یا زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ تم آبادی کو کم کر دو لازماً کیپٹیل ازم قائم ہو جائے گا۔ اور لوگ منتیں کریں گے کہ تم زمینوں کو سنبھالو۔ ہمیں تو جتنی ضرورت تھی ہم نے لے لی ہے۔ لیکن جب آبادی بڑھ جائے گی۔ تو وہی آدمی جس کے دادا پردادا کہہ رہے تھے کہ زمینوں کو سنبھالو ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہی۔ شور مچانے لگ جائیں گے کہ تمہارے پاس سو ایکڑ زمین ہے۔ دس دس ایکڑ ہمیں دے دو۔ پس یہ محض حالات بدلنے کے نتائج اور مجبوریاں ہیں لیکن مذہب ایسی چیز ہے جو ہمیشہ قائم رہتی ہے اور یہ تمام چیزیں اسی نکتہ کے ساتھ وابستہ ہیں کہ انسان کی نسل آگے ترقی کرتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے اسی طرح جو سچی قومیں ہوتی ہیں وہ بھی آدم کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور ان کی کامیابی کا طریق بھی یہی ہوتا ہے کہ ان میں نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں پھر اور پیدا ہوتی ہیں پھر اور پیدا ہوتی ہیں اور وہ اس معیار ایمان اور معیار تقویٰ کو قائم رکھتی ہیں جس کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کی منشاء ہے۔ اور جس معیار ایمان اور معیار تقویٰ کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔ پس ہمیشہ ہی خدائی جماعتوں اور خدائی سلسلوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پیدا ہو۔ ان کے اندر ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے والے اور تقویٰ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں۔ دھڑے بازی کی عادت ان میں نہ ہو۔ وہ قضا کے مقام پر پورے اترنے والے ہوں اور دوسروں کا حق دینے کے معاملے میں نہ دشمنی ان کے راستے میں روک ہو نہ دوستی ان میں جنبہ داری کا مادہ پیدا کرنے والی ہو۔ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھے تو وہ یہ نہ دیکھیں کہ ہماری دوستیاں کن لوگوں سے ہیں۔ اور ہمارے جواب کا اثر ان پر کیا پڑے گا۔ بلکہ صرف وہ صرف یہ دیکھیں کہ خدا اور اس کے رسول نے کیا کہا ہے اور کلام الٰہی میں کیا لکھا ہے۔ جب ایسے آدمی کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو پھر وہ قوم آدمیوں کی محتاج نہیں رہتی بلکہ براہ راست خدائی نصرت کے نیچے آجاتی ہے کسی انسان کی موت سے اس کی موت وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کی بیماری سے اس کی بیماری وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کے فقدان سے اس کا فقدان وابستہ نہیں ہوتا۔ وہ ہر میدان میں اور ہر قسم کے کاموں اور مقابلوں میں قائم رہتی ہے۔ جیتتی ہے اور بڑھتی ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کا بیج ہوتا ہے اور جس میں زندگی کا بیج ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ جس طرح خدا نے جس میں موت کا بیج پیدا کر دیا ہو اسے کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔

(احکام دینیہ) کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ ' دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ' اس کی اطاعت ' عبادت ' توحید ' ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر ' خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب

حضرت حافظ روشن علی صاحب ایک متبحر عالم اور باکمال حافظ (کلام الٰہی) تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قوت حافظہ سے نوازا تھا۔ آپ کی آواز میں ایک کشش اور نغمگی پائی جاتی تھی کہ آپ کی تلاوت سننے والا مسحور ہو جاتا تھا۔

رمضان المبارک میں آپ بیت الاقصیٰ میں پورے (کلام الٰہی) کا درس فرماتے اور لوگ مختلف محلہ جات سے بڑے شوق اور بڑی تعداد میں اس میں شریک ہوتے آپ کے درس (کلام الٰہی) کی ایک خوبی یہ تھی کہ جس طرح آپ (کلام الٰہی) کی آیات کی تلاوت فرماتے اسی روانی سے اس کا اردو ترجمہ بھی کرتے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اردو ترجمہ بھی آیات کی طرح حفظ کیا ہوا ہے۔ آپ کی قوت حافظہ اس غضب کی تھی کہ زمانہ جاہلیت کے نامور شعراء اور پھر زمانہ اسلام کے شعراء کے ہزاروں اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔ اس کے علاوہ بے شمار احادیث آپ کے سینہ میں محفوظ تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ 1924ء میں انگلستان اور دیگر غیر ممالک کے اپنے تاریخی دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو آپ کے ہمراہ دیگر اہم شخصیتوں کے ساتھ حضرت حافظ صاحب بھی تھے۔ حضرت حافظ صاحب کی بینائی بہت کمزور تھی کسی نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت حافظ صاحب کو کس خوبی کی وجہ سے شریک سفر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ حافظ صاحب پوری لائبریری ہیں۔ سینکڑوں کتب لے جانے کی جگہ ایک حافظ صاحب کا وجود ہی کافی ہے۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی جس کے ساتھ صفائی ملحوظ تھی۔ آپ کی دو صفات بڑی پسندیدہ تھیں۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ایک وقت کی پابندی۔ جامعہ احمدیہ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ وقت پر یا چند منٹ پہلے ہی تشریف لاتے۔ اس سے طلباء کو خود بخود وقت کی پابندی کی عادت ہوتی ہے۔ آپ کی دوسری پسندیدہ صفت یہ تھی کہ باوجود اتنی بڑی عالمانہ شخصیت کے آپ میں تکبر اور بڑائی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ انکساری اور فروتنی آپ کی امتیازی عادت تھی۔ ہر شخص سے بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے ملاقات فرماتے۔ آپ کی عالمانہ شخصیت اور جماعت احمدیہ میں قدر و منزلت کا ایک اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ کی وفات پر حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا کہ آپ حضرت مولانا عبدالکریم ثانی تھے۔ آپ کی وفات کے وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی قادیان سے باہر تھے۔ آپ نے وہیں پر آپ کی غائبانہ جنازہ پڑھائی نیز حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمام احمدیہ جماعتیں حضرت حافظ صاحب کی غائبانہ جنازہ پڑھیں۔ یہ وہ آخری خدمت ہے جو ہم اپنے اس بھائی کی کر سکتے ہیں۔ (ملخص الفضل 28۔جون 1929ء)

حضرت حافظ صاحب کی علمی وسعت اور فضیلت اس قدر تھی کہ جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل جو طلباء مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہو کر جماعت کے مربّی بننا چاہتے تھے ان کا کورس دو سال کا ہوتا تھا۔ حضرت حافظ صاحب اکیلے ہی یہ کورس انہیں پڑھاتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے جن نامور علماء نے اس زمانہ میں یہ تربیتی کورس پورا کیا ان میں یہ جید علماء شامل ہیں۔

1۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس
2۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری
3۔ حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی
4۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب وغیرہ۔

بعد ازاں جب 1928ء میں جامعہ احمدیہ الگ قائم ہو گیا تو پھر آپ اس درسگاہ میں پروفیسر مقرر ہوئے اس کے قریباً ایک سال بعد ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ اس درسگاہ کے پہلے پرنسپل حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب تھے۔

جامعہ احمدیہ کے مختصر زمانہ میں اس عاجز کو بھی آپ کا شاگرد ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے زمانے کے بعض دیگر مربیان کرام یہ ہیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم شیخ عبدالقادر صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، محترم چوہدری محمد شریف صاحب (جامعہ احمدیہ)، محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم اور محترم مولانا محمد سلیم صاحب۔

حضرت حافظ صاحب میں جہاں اور بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں ایک صفت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے طلباء کے ساتھ بے تکلف ہوتے تھے۔ ایسی بے تکلفی جس میں استاد کا احترام بھی پورے طور پر ہوتا تھا اور بعض اوقات آپ اپنے بعض شاگردوں کے ساتھ ایسا مزاح بھی فرماتے جو بڑا شگفتہ اور اپنے اندر ایک لطافت لئے ہوتا تھا۔ اس کی ایک مثال جو اس عاجز سے تعلق رکھتی ہے یہ ہے کہ آپ کی قادیان میں رہائش بیت المبارک کے قریب تھی۔ جب آپ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو آپ کو شہر سے باہر کھلی فضا میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی کوٹھی میں منتقل کر دیا گیا۔ حضرت حافظ صاحب کی اس عاجز پر خاصی شفقت تھی اور جب تک آپ شہر میں تھے میں آپ کی عیادت کے لئے روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہوئے تو کچھ دن آپ کی خدمت میں میری حاضری میں کوتاہی ہوئی۔ اس طرح دس بارہ روز کا وقفہ ہو گیا۔ ایک دن حضرت مولانا مہرالدین صاحب آف لالہ موسیٰ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو میرے قرابت دار تھے قادیان تشریف لائے وہ حضرت حافظ صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے واپسی پر انہوں نے مجھے فرمایا کہ حضرت حافظ صاحب گلہ کرتے تھے کہ بہت دنوں سے عبداللہ مجھے دیکھنے نہیں آیا۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور دوسرے ہی دن صبح آٹھ بجے کے قریب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کوٹھی کے باہر کھلی فضاء میں ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ طبیعت قدرے بہتر تھی۔ میں نے اتنے دنوں کی غیر حاضری کی شرمندگی مٹانے کے لئے ذرا فاصلہ ہی سے سلام کیا اور ساتھ ہی بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضرت اب کیا حال چال ہے۔ آپ نے فرمایا آ گئے ہو اتنے دنوں کے بعد۔ وہاں تیمار داری کے لئے آنے والوں کے لئے چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کرسی دو قدم کے فاصلہ پر رکھ دو۔ جس کی میں نے تعمیل کی۔ اس کے بعد آپ اپنی کرسی سے میرا سہارا لے کر اٹھے اور دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے فرمایا تم نے حال چال پوچھا ہے۔ حال تو میرا دیکھ رہے ہو اور چال میں نے دوسری کرسی تک آ کر دکھلا دی ہے۔ اس طرح آپ نے شدید بیماری کی حالت میں بھی اپنی ظرافت طبع کا اظہار فرمایا۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی آپ کی وفات ہو گئی۔

غرض آپ بزرگوں کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ بقول غالب! آپ سب بزرگ گنج ہائے گراں مایہ تھے جو آسودہ خاک ہو گئے۔

(مکرم ملک محمد عبداللہ کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ ہے)

گردن توڑ بخار کی وبا کیلئے

حضرت صاحب کا نسخہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 9۔ دسمبر 1995ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں فرمایا۔

آج کل یہاں بہت بیماری پھیلی ہوئی ہے گردن توڑ بخار بہت پھیلا ہوا ہے۔ اس کو Maningitis کہتے ہیں۔ اور یہ ایسی خطرناک بیماری ہے کہ اگر اس کا صحیح علاج نہ ہو۔ خاص طور پر انٹی بائیوٹک کے بعد بچے بعض دفعہ مستقل مرگی کے یا اس سے ملتی جلتی بیماریوں کے مریض ہو جاتے ہیں۔ تو اس کا فوری علاج بہت اچھا ہونا ضروری ہے۔ اور ہومیو پیتھک میں جو علاج ہے وہ میں بتاتا ہوں۔ تاکہ سننے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ایک تو یہ ہے کہ فوری طور پر بخار کے آثار سے پہلے ہی آج کل ایکونائیٹ ایک ہزار طاقت میں چند دن روزانہ سب بچوں کو دیں۔ بڑے بھی کھائیں۔ بڑوں کو بھی ہو رہا ہے۔ اور پھر کچھ تین دن دینے کے بعد پھر ہفتے میں ایک دو دفعہ دیتے رہیں۔

دوسرا یہ کہ اس کے علاوہ بخار کی پہلی علامت ظاہر ہوتے ہی ایکونائیٹ دیں۔ ایک ہزار طاقت میں اور آدھے گھنٹے بعد دوہرا دیں تو اس سے امید ہے اللہ نے چاہا تو بخار ختم ہو جائے گا۔ ورنہ پھر آرسینک کی ایک ہزار طاقت کی ایک خوراک دے دیں۔ اس قسم کے نزلاتی بخاروں میں یہ دونوں مل کر ایک دوسرے کے بعد اچھا کام کرتی ہیں۔

اگر بخار چڑھ ہی جائے۔ تو پھر جو نسخہ میں نے استعمال کروایا ہے۔ اور خدا کے فضل سے بغیر انٹی بائیوٹک کے فوری نتیجے نکلے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ

جیلسیمیم 200
بیلاڈونا 200
نیٹرم سلف 200

یہ دی جائے اور اس کا لمبا انتظار نہ کریں۔ شروع میں بے شک جب تک بخار کو یہ دوا مغلوب نہ کر لے۔ یا غالب نہ آجائے یعنی اس کو جلد قابو نہ کر لے۔ اس وقت تک جلدی دوہرائی جا سکتی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ شروع میں دو تین خوراکیں بے شک آدھے آدھے گھنٹے سے کھا لو۔ یا کھلا دو۔ تو ایک اثر اگر اس کا ہو۔ تو یہ نظر آتا ہے کہ بخار چڑھتے چڑھتے ایک سو تین، چار تک بہت جلدی پہنچتا ہے وہ گر کر 101 پہ آجائے گا۔ 100 پہ آجائے گا۔ اور دوسرے دن صبح پھر آرام ہو جائے گا۔ پھر فوری طور پر بخار اترتے ہی ایکونائیٹ پھر دوہرا دیں اگر پھر بخار چڑھنے لگے تو آرسینک ایک ہزار میں پھر دیں۔ اور پھر بھی چڑھ جائے۔ تو یہی نسخہ پھر دوبارہ شروع کر دیں۔ مگر عام طور پر بخار کے دوران دن میں دو یا تین دفعہ سارا دن میں 200 میں دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ چھوٹی طاقت میں یعنی 6X میں

فیرم فاس
سلیشیا
اور کالی میور

یہ شروع کرا دیں۔ یہ اب تک تو جن کو بھی دیا ہے ان کے بہت سخت گھبراہٹ کے فون آتے تھے کہ مجھے یا بچوں کو بخار 105 تک ہو گئے۔ بے ہوش ہو گئے اور جب دوائی شروع کرائی تو خدا کے فضل سے دو گھنٹے، تین گھنٹے کے اندر تسلی کا فون آ گیا۔ کہ اب بخار ٹوٹ گیا ہے اور تھوڑا رہ گیا ہے یا ختم ہی ہو گیا ہے ہر جگہ سے ایسی ہی اطلاعات مل رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب اپنی کتاب سوزوساز زندگی میں لکھتے ہیں۔

نوشہرہ میں اپنے کاموں سے فارغ ہو کر ملک محمد شفیع صاحب۔ بھائی محمد عبداللہ صاحب اور مرزا غلام حیدر صاحب وکیل شام کے وقت عموماً کچھ فاصلے پر ایک بڑے گاؤں میں جہاں کے لوگ بڑے خلیق اور مہمان نواز ہیں' چلے جاتے۔ یہاں کے بعض مقتدر آدمی احمدیت میں شامل ہو گئے۔ ان میں سے ایک تو اتنے جوشیلے تھے کہ ہر وقت اپنی دوکان پر دعوت الی اللہ کرتے رہتے۔ درحقیقت جب انسان اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو جائے تو پھر وہ ہمدردانہ طور پر اپنے دوسرے بھائیوں کو گمراہی میں نہیں دیکھ سکتا اور اس راہ میں ہر طرح کے مصائب اٹھانے میں بھی گریز نہیں کرتا۔............ اس جگہ اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ ملک محمد شفیع صاحب کی اہلیہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ اور بھائی محمد عبداللہ صاحب کی لڑکی مریم (وفات یافتہ) دو دو تین تین میل کا پیدل سفر کر کے احمدی بہنوں کو ملنے اور دعوت الی اللہ کرنے جاتیں اور ہر لحاظ سے احمدیت کا نمونہ پیش کرتیں۔ ان بہنوں اور دوسرے احمدی بھائیوں کے اخلاص اور دعوت الی اللہ میں جوش کی وجہ سے جماعت نوشہرہ مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ جس کے روح رواں اس کے امیر مرزا غلام حیدر صاحب وکیل ہیں۔ جن سے بہت سی باتوں میں مجھے قلبی مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل کرے۔ آمین۔ افغان قوم میں بہت سی صفات ہیں۔ جو احمدی ہو گئے ہیں وہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہیں۔ ہماری جماعت میں جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان دی اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اسی قوم میں سے چنا۔ انگریز جب انگلستان سے آئے تھے تو تعصب سے عموماً بالا اور بہت شریف ہوتے تھے لیکن ہندوستان میں کچھ دیر ٹھہرنے اور ہندوؤں کے مسلمانوں کے خلاف کان بھرنے کے بعد اکثر ان کے خلاف ہو جاتے تھے (گو انگریزوں اور ہندوؤں میں میں نے ایسے شریف النفس افسر بھی دیکھے ہیں کہ وہ اپنی اپنی قوم کے لئے باعث صد فخر ہیں) میں ایک عارضی نوکری کے لئے بہت دیر سے کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کامیابی نہ ہوتی تھی۔ جب میں فرنٹیئر میں تھا تو میں نے وہاں بھی اس کے لئے درخواست دی۔ ساتھ ہی میں نے قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور سے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی ہیں کہا کہ اس ملازمت کے لئے میرا بھی حق ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے کامیابی نہیں ہوئی۔ میں نے اب پھر درخواست دی ہے فلاں ہندو سے جائز خیال رکھنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ جناب قاضی صاحب میرے ساتھ ہو لئے۔ ابھی ہم اس شخص کے مکان کے قریب پہنچے ہی تھے (شائد قاضی صاحب نے اس سے کچھ کہا ہو گا) تو اس نے اپنے مکان کی چھت پر ناچنا اور اونچی اونچی آواز سے بولنا شروع کر دیا۔ جس پر ہم واپس آ گئے۔ راستے میں قاضی صاحب نے مجھے فرمایا۔ ان بتوں کے پاس جانے سے بہتر ہے اس معبود حقیقی کے آستانے پر ہی التجا کی جائے۔ کیا ہی اکسیر نسخہ ہے۔ لیکن بعض اوقات ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے کوتاہی کر جاتے ہیں۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک انگریز کے ذریعے پنجاب میں یہ نوکری دلا دی۔ جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

نوشہرہ میں بیت الحمد بنانے کے متعلق بھی جماعت نے کوشش کی لیکن مخالفت کی وجہ سے اس وقت کامیابی نہ ہوئی۔ عبادت ایک احمدی دوست کے گھر پر کی جاتی تھی لیکن میں نے محسوس کیا کہ اس سے جماعت میں مرکزیت کی روح پیدا نہیں ہو رہی۔ لہٰذا میں نے تحریک کی کہ جب تک بیت الحمد نہیں بنتی کسی موزوں جگہ پر مکان کرایہ پر لے لیا جائے جس سے اکثر احباب جماعت نے اتفاق کیا اور عین بازار کے سرے پر ایک عمدہ مکان مل گیا۔ جس میں ہم نے ریڈنگ روم بھی کھول دیا۔ اور اجلاس وغیرہ بھی کئے جاتے تھے۔

فیروزپور چھاؤنی کے متعلق آپ لکھتے ہیں:-

یہاں میں پریذیڈنٹ جماعت تھا اس وقت ایک (فتنہ پرداز گروہ) کا ایک رشتہ دار وہاں آ گیا اور اس نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ایسا رویہ اختیار کرنے کی توفیق دے دی کہ فتنہ فرو ہو گیا۔

بابا خان محمد صاحب وہاں ایک نہایت بزرگ (غالباً رفیق) احمدی تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ذکر آتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے۔ اور آپ ہمارے لئے بہت دعائیں کرتے چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب میں وہاں ایک دفعہ بہت بیمار ہوا تو آپ جنگل میں تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر میری صحت کے لئے دعائیں کرتے۔ (میں نے ہسپتال میں مکمل صحت کے متعلق ایک رؤیا بھی دیکھی جو بہت ایمان افزا تھی) مجھ سے بہت شفقت سے پیش آتے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے لڑکوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان دنوں ڈاکٹر تقی الدین احمد جو وہاں تعینات تھے کے پاس حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تشریف لائے اور آپ سے ملاقات جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی فیروزپور شہر کی جماعت میں حضرت صاحب ایک دفعہ تشریف لائے اور پیر اکبر علی صاحب (وفات یافتہ) نے رات کو آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ نیز بعض غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ گفتگو کا انتظام فرمایا۔ اس جگہ کا ایک واقعہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ جب خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب بحیثیت مربی انچارج احمدیہ مشن لندن سے واپس آئے تو شہر کی جماعت نے ٹاؤن ہال کے باغ میں آپ کے اعزاز میں عصرانہ کا انتظام کیا جس میں آپ کے سابقہ افسر کمانڈنگ بمع بیگم صاحبہ کے بھی بلائے گئے تھے۔ ان کی آمد پر خانصاحب موصوف بھی ان کے استقبال کے لئے دروازے پر موجود تھے۔ جب بیگم صاحبہ نے خان صاحب کے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو آپ نے ذرا جھک کر سلام کر دیا۔ لیکن معذرت کے ساتھ ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ جس پر بیگم صاحبہ غصے سے سرخ ہو گئیں۔ لیکن کچھ کہے بغیر میز پر آ بیٹھیں۔ خان صاحب بھی اسی میز پر بیٹھے تھے۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے بیگم صاحبہ سے مسکرا کر فرمایا۔ غالباً آپ کا غصہ اتر گیا ہو گا۔ اس موقعہ پر جہاں خان صاحب نے نہایت ایمانی جرأت سے کام لیا وہاں میرے خیال میں منتظمین سے یہ غلطی ہوئی کہ اول تو بیگم صاحبہ کو بلانا نہیں چاہئے تھا۔ لیکن اگر کوئی مجبوری تھی تو مصافحہ کے متعلق دینی تعلیم سے انہیں قبل از وقت آگاہ کر دینا چاہئے تھا۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے پہلے سفر یورپ پر کیا۔

نظارت تعلیم

پاکستان میں B.Sc انجینئرنگ

پاکستان میں مندرجہ ذیل کالجز اور یونیورسٹیز انجینئرنگ کے مختلف شعبہ جات میں .B.Sc (انجینئرنگ) کی ڈگری آفر کرتی ہیں۔

1۔ اسلام آباد:۔ (پنجاب)

1۔ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔ (NUST) کمینیکل' سول' الیکٹریکل' AEROSPACE اینڈ AVIONICS' کمپیوٹر اینڈ سسٹم انجینئرنگ۔

2۔ لاہور:۔

1۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ سول' الیکٹریکل' کمینیکل' کیمیکل' METALLURGICAL' پیٹرولیم اینڈ گیس مائننگ انجینئرنگ۔

2۔ پنجاب یونیورسٹی۔ کیمیکل انجینئرنگ

3۔ فیصل آباد:۔

1۔ ایگریکلچر یونیورسٹی۔ ایگریکلچر انجینئرنگ۔

2۔ کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ۔

4۔ ٹیکسلا:۔

1۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ۔ سول' کمینیکل' الیکٹریکل انجینئرنگ۔

5۔ ملتان:۔

1۔ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ (بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی) سول انجینئرنگ۔

2۔ NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجیکل ٹریننگ۔ کیمیکل انجینئرنگ۔

6۔ کراچی:۔ (سندھ)

1۔ NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ کمینیکل' کمپیوٹر' سول' الیکٹریکل' اور سسٹم انجینئرنگ۔

2۔ داؤد کالج آف انجینئرنگ کیمیکل' METALLURGICAL' الیکٹرانک' انڈسٹریل انجینئرنگ'

3۔ سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ الیکٹرانکس' کمپیوٹر' بائیو میڈیکل' اور سسٹم انجینئرنگ۔

4۔ PNS نیول کالج آف انجینئرنگ۔ مکینیکل' اور الیکٹریکل انجینئرنگ

5۔ BCCI فاسٹ:۔ الیکٹرانکس' کمپیوٹر' سسٹم انجینئرنگ۔

7۔ جامشورو:۔

1۔ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی۔ سول' الیکٹریکل' مکینیکل' کیمیکل' METALLURGICAL' پیٹرولیم اینڈ گیس مائننگ' کمپیوٹر اینڈ سسٹم انجینئرنگ۔

8۔ ٹنڈوجام:۔

1۔ ایگری کلچر یونیورسٹی۔ ایگریکلچر انجینئرنگ

9۔ پشاور:۔ (سرحد)

1۔ انجینئرنگ یونیورسٹی۔ ایگری کلچر' سول' میکینکل' الیکٹریکل' اور مائننگ انجینئرنگ۔

10۔ ٹوپی (TOPI):۔

1۔ GIK انسٹی ٹیوٹ آف سائنس۔ مکینیکل' الیکٹرانک انجینئرنگ۔

11۔ خضدار:۔ (بلوچستان)

1۔ خضدار کالج آف انجینئرنگ۔ سول' الیکٹریکل' مکینیکل انجینئرنگ۔

12۔ میرپور (آزاد کشمیر)

1۔ یونیورسٹی آف آزاد جموں اینڈ کشمیر (میرپور کیمپس) الیکٹریکل' الیکٹرانکس انجینئرنگ

(نظارت تعلیم)

دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس میں کمیونسٹ پارٹی کی کامیابی

روس میں' سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد جو دوسرے عام انتخابات ہوئے ہیں ان میں حیران کن طور پر کیمونسٹ پارٹی نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ قوم پرست لیڈر مسٹر ژیئوسکی کی پارٹی دوسرے نمبر پر ہے جبکہ وزیراعظم مسٹر چرنومرڈین کی سیاسی پارٹی نے تیسرے نمبر پر ووٹ حاصل کئے ہیں۔ کیمونسٹ پارٹی نے نہ صرف زیادہ حاصل کئے ہیں بلکہ خاصے فرق کے ساتھ زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔

روس کے یہ حالیہ انتخابات موجودہ دنیا کی سیاسی تاریخ کا ایک اہم واقعہ قرار دیئے جارہے ہیں۔ کیمونسٹ پارٹی نے سوویت یونین پر پون صدی تک بلاشرکت غیرے حکومت کی۔ اور اس دوران ملک میں یک جماعتی نظام جاری رہا۔ یعنی کیمونسٹ پارٹی کے سوا اور کسی دوسری سیاسی جماعت کو کام کرنے کی اجازت یا آزادی حاصل نہ تھی۔ انتخابات تو ہوتے تھے لیکن انتخابات میں کیمونسٹ پارٹی ہی کے امیدوار کھڑے ہوتے تھے اور ان کو پارٹی نامزد کرتی تھی۔ گویا کہ یہ انتخابات بڑی حد تک یکطرفہ ہوا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جو پارلیمنٹ منتخب ہوتی تھی وہ بھی آج کے دور کی جمہوری پارلیمنٹ کی طرح ملک کا سب سے بڑا اور بااختیار ادارہ نہیں ہوتی تھی۔

بلکہ اس کے اختیارات بہت محدود ہوتے تھے۔ ملک کا سب سے بڑا بااختیار ادارہ کیمونسٹ پارٹی کے اراکین پر مشتمل پولٹ بیورو ہوتا تھا جو ملک کے اعلیٰ ترین عہدوں پر نامزدگیاں کرتا تھا۔ صدر یا وزیراعظم میں سے کسی کا انتخاب بھی پارلیمنٹ نہیں کرتی تھی بلکہ یہی ادارہ کرتا تھا۔

اس وقت رشین فیڈریشن میں کثیرالجماعتی نظام رائج ہو چکا ہے۔ گویا کہ روس میں جمہوریت کی عمر بہت ہی مختصر ہے۔ سیاسی پارٹیاں ابھی اپنی تشکیل کے مراحل میں ہیں۔ مختلف سیاسی لیڈر ابھی اپنا ملکی اور غیر ملکی امیج بنانے میں مصروف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مثلاً قوم پرست لیڈر مسٹر ژرنیوویسکی کبھی کبھار قابو سے باہر ہو کر بڑے اشتعال انگیز بیانات دیتے ہیں۔ جو ایک سنجیدہ سیاستدان نہیں دے سکتا۔

روس میں پہلے انتخابات میں تو کیمونسٹ پارٹی نے برائے نام ووٹ حاصل کئے تھے۔ پہلے انتخابات کے وقت سوویت یونین نیا نیا ٹوٹا تھا اور روس کے اندر اور باہر کیمونسٹ پارٹی کو معتوب قرار دیا جا چکا تھا اور ملک کے تمام تر مسائل کا ذمہ دار کیمونسٹ پارٹی کو ہی قرار دیا جاتا تھا۔ اس لئے ان انتخابات میں کیمونسٹ پارٹی کو کوئی ووٹ دینے کو تیار نہ تھا۔

لیکن جمہوری نظام اور مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام رائج ہونے کے بعد روس کی عام آبادی کو جو خوش فہم امیدیں تھیں وہ ایک ایک کرکے دم توڑنے لگیں۔ نیا نظام ابھی تشکیل کے ابتدائی مراحل میں تھا۔ اقتصادی اور سیاسی ادارے مضبوط نہ تھے۔ منڈی کی آزاد معیشت نے ابھی اپنی جڑیں نہ پکڑی تھیں۔ پھر روس کے عوام کو آزادی ملی تو ساتھ ہی مجرموں نے بھی سوچا کہ اب ہم آزاد ہیں۔ ملک میں جرائم کا ریٹ خوفناک حد تک بلند ہو گیا۔ معیشت کی خرابیوں کی وجہ سے ملک کی کرنسی روبل عالمی مارکیٹوں میں کمزور ترین کرنسیوں میں شامل ہو گئی۔ اس کی قیمت تمام اندازوں کے بھی برخلاف انتہائی کم سطح تک پہنچ گئی۔ قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگ گئیں۔ عوام جو سہانی امیدیں لگائے بیٹھے تھے ان کے سارے سہانے خواب چکنا چور ہو گئے۔

عالمی سیاسی سطح پر روس ماضی میں امریکہ کے برابر کی قوت شمار ہوتی تھی۔ لیکن اب رشین فیڈریشن ایک عام ملک بن گیا۔ حالانکہ اس کے پاس اسلحہ بھی ہے اور ایٹم بموں کا ذخیرہ بھی مگر یہ ملک عملاً امریکہ کا ماتحت بن گیا۔

مغرب کے ممالک اور لیڈروں کا خیال تھا کہ روس میں ان کا پسندیدہ شخص بورس یلسن ہے۔ وہ کبھی مغربی ممالک کے مفادات کے خلاف نہیں جائے گا۔ بعض اہم عالمی معاملات پر روس نے چند دن اپنی بات پر اصرار کرنے کی کوشش کی مگر امریکہ اور مغربی ممالک کے دباؤ کو برداشت کرنا اب بورس یلسن اور رشین فیڈریشن کے لئے ممکن نہیں رہا تھا۔

یہ سارے عوامل وہ تھے جنہوں نے عوام کو نئے نظام سے بیزار کر دیا اور ملک میں یہ خیال پھر سے جڑ پکڑنے لگا کہ کیمونسٹ پارٹی اتنی بھی بری نہیں تھی۔ اب عوام کو کیمونسٹ پارٹی کی خوبیاں ایک ایک کرکے یاد آنے لگیں۔ عام روسی کا خیال تھا کہ کیمونسٹ نظام میں پابندیاں تو تھیں مگر چیزیں سستی تھیں۔ لوگ بھوکے نہ مرتے تھے۔ جرائم کا یہ دور دورہ نہ تھا اور روس عالمی سطح پر امریکہ کے مقابلے کی سپر پاور تھا۔ ان باتوں نے ماضی کی مضبوط ترین سیاسی جماعت کیمونسٹ پارٹی کو دوبارہ پذیرائی بخش دی۔

کیمونسٹ نظام کے سابقہ حامیوں کے خیال میں اب روس واپسی کی طرف سفر کر رہا ہے۔ بہت سے لوگ اس خوش فہمی میں ہیں کہ دوبارہ سوویت یونین قائم ہو جائے گا۔ دوبارہ سے کیمونسٹ نظام آ جائے گا اور دوبارہ سے روس امریکہ کے مقابلہ کی سپر طاقت کا روپ دھار لے گا۔

یہ باتیں ابھی دور کی سوچ ہیں۔ خود کیمونسٹ پارٹی کے سربراہ نے کہہ دیا ہے کہ روس میں اقتصادی اصلاحات اور سیاسی آزادیوں کے عمل کو روکا نہیں جائے گا۔ گویا کہ مستقبل کی کیمونسٹ پارٹی نام کو تو کیمونسٹ پارٹی ہو گی لیکن کیمونزم اب بطور ملکی نظام کے دوبارہ رائج ہونے کا امکان انہوں نے مسترد کر دیا۔

ان انتخابات کے بعد ایک بڑا سوال یہ ابھر رہا ہے کہ 1996ء کے صدارتی انتخابات کا کیا بنے گا؟

موجودہ عوامی رائے بتا رہی ہے کہ وزیراعظم چرنومرڈین کی حکمران پارٹی اور خود صدر بورس یلسن عوام کی رائے کے حامل نہیں رہے۔ لیکن صدارتی انتخاب میں صورت حال قدرے مختلف ہو گی۔ روس میں اب صدر کا انتخاب عوامی ووٹ کے ذریعے براہ راست ہوتا ہے۔ یعنی اسے کوئی پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیاں وغیرہ مشترکہ طور پر منتخب نہیں کرتیں۔ روس کے نظام میں ملک کا اصل حاکم صدر ہی ہوتا ہے۔ یہ نظام امریکہ کے نظام کے زیادہ قریب ہے۔ جہاں صدر کو ایوان نمائندگان اور سینٹ کی رائے مسترد کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ اور صدر کو ملکی نظام میں ویٹو کا اختیار دیا گیا ہے۔

کیمونسٹ پارٹی آف رشیا کے سربراہ نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ آئندہ صدارتی انتخاب لڑیں گے۔ بظاہر ان کو بھاری تعداد میں ووٹ حاصل ہونے کی بھی امید ہے لیکن ماضی کے سوویت یونین کے آخری سربراہ مسٹر گورباچوف جو ایک عہد ساز اور تاریخ ساز حیثیت کے حامل سیاستدان ہیں۔ ان کے بارے میں بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ صدارتی انتخاب لڑیں گے قارئین کو یاد ہو گا کہ سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ اور روس کی موجودہ آزادی مسٹر گورباچوف کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر مسٹر گورباچوف نہ چاہتے کہ ان کے ملک میں آزادی آئے تو وہ آج بھی سوویت یونین کے سربراہ رہ سکتے تھے۔ انہوں نے ملک کو جو آزادیاں دیں' اقتصادی نظام کو بہتر بنانے کے لئے جو اصلاحات کیں اور کیمونسٹ پارٹی کو قیادت سے محروم کرنے کے اقدامات کئے۔ علی الاعلان کیمونسٹ نظام سے بیزاری کا اعلان کرکے سوویت یونین کی بوتل سے عوامی طاقت کا وہ جن باہر نکال دیا جس کو وہ خود بھی بعد میں قابو میں نہ لا سکے۔ اور یہ سارا سلسلہ خود ان کی اقتدار سے محرومی پر منتج ہوا۔ ان کی کیفیت پر یہ شعر بالکل درست طور پر صادق آتا ہے۔ کہ

راہ کو مسدود کر دے گا یہی بڑھتا ہجوم
یہ نہ سوچا ہر کسی کو راستہ دیتے ہوئے

بہرحال صدارتی انتخاب میں مسٹر گورباچوف کی آمد ایک مضبوط امیدوار کی آمد ہو گی۔

لیکن اصل پریشانی مغرب کو ہے۔ مسٹر بورس یلسن مغرب اور امریکہ کے پسندیدہ آدمی ہیں اور اہل مغرب نے بھی اس امر کے اظہار میں کمی نہیں کی کہ وہ بورس یلسن کو اپنا پسندیدہ فرد قرار دیتے ہیں۔ ایک تو مسٹر یلسن کے دل کی بیماری ان کے مستقبل کے کسی اہم سیاسی کردار کی راہ مسدود کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے دوسری طرف رائے عامہ بھی اب مسٹر بورس یلسن کے حق میں نظر نہیں آ رہی۔ ان باتوں سے مغرب کی پریشانی بالکل بجا ہے۔ کیونکہ آج کوئی بھی مغرب دشمن شخص روس میں برسراقتدار آ جائے تو یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں کہ روس زبردست اسلحی طاقت اور ایٹم بموں کے بڑے ذخیرے کا مالک ہے۔ اگرچہ حالات نے اس اسلحہ پر مٹی کی ایک بھاری گرد جما دی ہے مگر اس کو جھاڑنے پونچھنے میں بھی کچھ زیادہ وقت نہ لگے گا۔ یہ وہ صورت حال ہے جس سے اہل مغرب پریشان ہیں۔

اگرچہ ایک خیال یہ بھی ہے کہ اب حالات اس درجہ بدل چکے ہیں کہ روس میں کوئی بھی شخص برسراقتدار ہو اس کو مغرب کا تعاون حاصل کئے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن مغرب کا تعاون اور چیز ہے اور مغرب کی غلامی اور بات ہے۔

مستقبل کا روس کیسا ہو گا؟ اس کے خدوخال زیادہ واضح تو نہیں ہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل کا روس ماضی قریب کے روس کی طرح مغرب کا تابع مہمل نہیں ہو گا۔

OOO

عزم و عمل کے سامنے کوہِ گراں ہے چیز کیا؟
فکر و نظر سے کام لے' رازِ نہاں ہے چیز کیا؟

دامن بچا کے چل ذرا' خارِ مژہ ہیں راہ میں
تیرا مقام ہے پرے' یہ آسماں ہے چیز کیا؟

جادۂ مستقیم پر تنہا ہی تم چلے چلو!!
دل سا رفیق ساتھ ہو' تو کارواں ہے چیز کیا؟

صحنِ چمن میں باغباں جاری رہے تیرا عمل
رنگِ بہار آئے گا' بادِ خزاں ہے چیز کیا؟

سعیِ عمل کے ساتھ ساتھ آہِ سحر بھی چاہئے
آہِ سحر کے سامنے تیغ و سناں ہے چیز کیا؟

یعقوب امجد (کھاریاں)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

سکتے ہیں، نہ دنیا کے مراتب خرید سکتے ہیں، نہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ لوگوں کے فائدے کے سامان کر سکتے ہیں۔ تو فرمایا (۔) ایسا مملوک، جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا ہو (۔) اور مثال دیکھو کہ اسے ہم نے رزق حسنہ عطا فرمایا ہے۔ یہاں وہ مضمون نہیں ہے کہ کم ہونے کے باوجود خرچ کرتا ہے یہاں ایک اور مضمون نکالا گیا ہے کیونکہ یہاں ایسے ایک مالدار کا دوسرے مال دار سے مقابلہ دکھایا جا رہا ہے۔ دنیا کے لحاظ سے دونوں ہی دولت مند ہیں اس لئے رزق حسنہ کی بات ہونی چاہئے تھی۔ ایک دولت مند دولت مند ہوئے بھی فقیر ہو گیا وہ مالک ہوتے ہوئے مملوک بن گیا آقا ہوتے ہوئے بھی غلام ہو گیا۔ دوسرا دولت مند ہے اسے رزق حسن عطا فرمایا ہے۔ پھر وہ کیا کرتا ہے (۔) خرچ کرتا ہے چھپ چھپ کے بھی اور ظاہراً طور پر بھی۔ (۔) کیا وہ ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ (۔) کلام الٰہی کا طریق ہے جب بہت ہی شان دار مضمون بیان ہو تو اس کے بعد (۔) بے اختیار اس آیت کا حصہ بن جاتا ہے۔ بڑا ہی قابل تعریف ہے وہ خدا جس نے یہ مضمون خوب کھول کر بیان فرمایا ہے۔ (۔) لیکن حسرت کا مقام ہے کہ اکثر وہ لوگ جانتے ہی نہیں کہ کیا قصے ہیں، دولت کیوں دی جاتی ہے کس کے استعمال کون سے ہیں جو دائمی فوائد پہنچانے والے ہیں، کون سے جو عارضی ہیں، کون سے ہیں جو ہلاکت پر لے جانے والے ہیں۔ پس اللہ کی تعریف ہو، ہر تعریف اسی کے لئے ہے جو ان باتوں کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے جب کہ حال یہ ہے (۔) ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(از خطبہ یکم ستمبر 1995ء)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30343 میں شازیہ منصور زوجہ مرزا منصور احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی بیس تولہ مالیتی اسی ہزار روپے (3) گھریلو سامان فریج ٹی وی سلائی مشین واشنگ مشین وغیرہ مالیتی ساٹھ ہزار کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ منصور 196 ریواز گارڈن لاہور گواہ شد نمبر 1 غلام کبریا 196 ریواز گارڈن لاہور گواہ شد نمبر 2 مرزا مقصود احمد 196 ریواز گارڈن لاہور

مسل نمبر 30344 میں محمد صدیق ولد اللہ دتہ صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/5 دار الیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 5/6 برقبہ دس مرلہ مالیتی دو لاکھ روپے اور زمین زرعی پانچ گھماؤں واقع سانگرہ نزد ربوہ مالیتی پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق 6/5 دار الیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر 7446 گواہ شد نمبر 2 صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر 12163۔

مسل نمبر 30345 میں نادیہ سمن صاحبہ بنت عبد الرؤف صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 201 دار الصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نادیہ سمن کوارٹر نمبر 201 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت گواہ شد نمبر 2 عبد الرؤف والد موصیہ۔

بنیادی انسانی حقوق کا شعور قومی آزادی کے تحفظ کی شرط اول ہے

ربوہ (پ ر) پاکستان سٹڈیز سوسائٹی گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام بنیادی انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ ایک علمی نشست میں طالب علم مقررین نے انسانی حقوق کے عالمی چارٹر کے تاریخی پس منظر، رکن ممالک میں حقوق کے عملی نفاذ اور ملکی دستور میں بیان کئے گئے بنیادی حقوق کے آئینی تحفظات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملکی آزادی اور قومی بقاء کا تقاضہ ہے کہ تمام اہل وطن کے اندر بنیادی انسانی حقوق کا قومی شعور بیدار کیا جائے اور کوئی ایک فرد معاشرہ بھی اس ضمن میں احساس محرومی کا شکار نہ ہو۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر نے انسانی حقوق کے فطری تقاضوں پر روشنی ڈالی۔ جبکہ پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب نے حقوق کے قانونی پہلوؤں کے حوالہ سے حقوق کی اقسام اور ان کی اہمیت بیان کی۔ صدر اجلاس پروفیسر منور شمیم صاحب نے مختلف مقررین کے خیالات کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ حقوق کے ساتھ فرائض کی ادائیگی بھی اہم ہے بلکہ فرائض بجا لانے سے حقوق از خود محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ عوام کے اندر حقوق کا شعور بیدار کر کے جمہوری آزادیوں کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ صدر اجلاس نے وفاقی وزارت حقوق انسانی کے قیام کو ایک مثبت اقدام قرار دیا۔ اور امید ظاہر کی کہ اس حوالہ سے مملکت خداداد پاکستان، دنیا کے تمام ممالک کے لئے ایک "رول ماڈل" راہنمائی کا کردار ادا کرے گا۔

(انچارج پبلسٹی گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ)

اگر آپ کو کلام الٰہی زبانی یاد ہے تو ماہ جنوری ۱۹۹۶ء کے آخری عشرہ سے شروع کر کے ایک ماہ تک کے لئے اپنی خدمات مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

(ادارہ)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت۔ حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(۱) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحبؒ کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 22- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبہ سرحد کے دارالحکومت پشاور کے مصروف علاقے صدر بازار میں واقع دو گارمنٹس سٹورز کے سامنے کار بم کے دھماکہ میں پچاس افراد ہلاک اور دو سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ درجنوں گاڑیاں تباہ گئیں۔ دھماکے سے کنٹونمنٹ کا پورا علاقہ لرز اٹھا۔ 25 کلو وزنی ریموٹ کنٹرول بم گارمنٹس کی دکانوں کے سامنے کھڑی کار میں چھپایا گیا تھا۔ دھماکہ کے ساتھ ہی بجلی اور پانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہر طرف آگ لگ گئی۔ جو رات گئے تک لگی رہی جس پہ فائر بریگیڈ نے سرتوڑ کوشش کے بعد قابو پایا سارے شہر میں ہنگامی حالت کا نفاذ کر دیا گیا۔ اور پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے سارے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

○ صوبہ سرحد کے گورنر میجر جنرل (ریٹائرڈ) خورشید علی خان کی بیٹی نواسہ نواسی بھی پشاور صدر کے اندوہناک دھماکے میں جاں بحق ہو گئی ہیں۔

○ پشاور بم دھماکے کی تفتیش کے لئے 4 ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ ٹیمیں ملزمان کو گرفتار اور آئندہ واقعات کے سد باب کے لئے اقدامات تجویز کریں گی۔ ان میں سے تین ٹیمیں سرحد حکومت نے قائم کی ہیں اور وفاقی حکومت کی ہدایت پر اعلیٰ سطحی ٹیم تشکیل دی جا رہی ہے جس میں مختلف انٹیلیجنس اداروں کے تجربہ کار افسر شامل ہوں گے۔

○ فیصل آباد سے سانگلہ ہل جانے والی مسافر بس میں دارالاحسان کے قریب بم کے زبردست دھماکے کے باعث 4 افراد ہلاک اور بیس سے پچیس کے قریب مسافر شدید زخمی ہو گئے۔ اور ملبہ دور دور تک بکھر گیا۔ گردونواح کے سینکڑوں لوگ دھماکہ کی آواز سن کر مدد کو پہنچے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے واپڈا کی طرف سے اضافی سرچارج کی وصولی کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ یہ حکم امتناعی ایم اقبال کوکب ایڈووکیٹ کی طرف سے دائر کی جانے والی رٹ کے فیصلے تک جاری کیا گیا ہے۔ رٹ میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ بجلی کے بلوں میں اضافی سرچارج کا مطالبہ غیر قانونی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ آئین کے مطابق ایسا مطالبہ صوبائی حکومتیں کر سکتی ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل سرچارج لاگو کرنا غیر آئینی ہے۔ واپڈا اپنے ٹیرف پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔ سرچارج نافذ نہیں کر سکتا۔

○ واپڈا نے لوڈشیڈنگ کا شیڈول جاری کیا ہے۔ بس کے مطابق 26- دسمبر سے روزانہ تین گھنٹے بجلی کی لوڈشیڈنگ ہو گی۔ شیڈول 10- جنوری تک لاگو رہے گا۔ اس کے بعد لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم کرنے کا یا ختم کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مسلسل کام کرنے والی صنعتیں اپنا برقی لوڈ 25 فی صد کم کر دیں گی اور ہفتہ وار چھٹی بھی جمعہ کی بجائے کسی اور دن کریں گی۔

○ فوجی بغاوت کیس میں گرفتار فوجی افسروں کے خلاف چارج شیٹ جاری کر دی گئی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے لئے فیلڈ جنرل کورٹ مارشل کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ جس میں پانچ سینئر فوجی افسر شامل ہوں گے سماعت کی تاریخ کا اعلان چند دن میں کر دیا جائے گا۔

○ امریکی حکومت نے پاکستان کے لئے تھامس سائز جونیئر کو اپنا سفیر نامزد کیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کوآپریٹو لاء اتھارٹی کو ہدایت کی ہے کہ تاج کمپنی کے تمام اثاثے 31 جنوری تک نیلام کر دئے جائیں۔

○ بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ پشاور دھماکہ کابل حکومت کا وحشیانہ اقدام ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر ربانی حکومت کے خلاف فوجی طاقت کے ذریعے سخت کارروائی کی جائے۔

○ ملی یکجہتی کونسل کے لیڈروں نے کہا ہے کہ پاکستان اسلام کی فرنٹ لائن سٹیٹ ہے۔ اس لئے ملک میں صرف نظام مصطفیٰ ہی چل سکتا ہے۔ نہوں نے کہا کہ اسمبلیوں میں شرابی اور وطن فروش بیٹھے ہیں اور آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد سی۔ آئی۔ اے کا مرکز بن چکا ہے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حکومت بھارت کو پسندیدہ ملک بنانا چاہتی ہے۔ تو پھر پاکستان بنانے کا کیا جواز تھا۔

○ جماعت اہل سنت نے گذشتہ روز فحاشی اور عریانی کے خلاف داتا دربار لاہور سے ٹی۔ وی۔ سٹیشن تک جلوس نکالا اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ٹی۔ وی۔ سٹیشن کے سامنے تقاریر میں کہا گیا کہ فحاشی ختم نہ ہوئی تو ٹی۔ وی۔ حکام کی گردنیں توڑ دیں گے۔ اور مطالبہ کیا کہ ڈش پر پابندی لگائی جائے۔ مقررین نے مزید کہا کہ پنجاب حکومت ویگنوں اور کوچوں سے وی سی آر اتروائے ورنہ ڈرائیوروں کو جوتے ماریں گے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ پیرپگاڑا نے کہا ہے کہ عوام مہنگائی اور حکومت معاشی' اقتصادی' اور سیاسی بحران میں پوری شدت کے ساتھ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال اپوزیشن حکومت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن آئندہ الیکشن میں پیپلزپارٹی کی جھولی خالی ہو گی۔

○ لاہور میں اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی کے قریب ایک 27 سالہ نوجوان کا گلا گھونٹنے کے بعد لاش بوری میں بند کر کے نالے کے قریب پھینک دی گئی۔ ہاتھ اور پاؤں پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ لاش کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف کی حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مفاد پرست خوامخواہ افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ امن پسند شہریوں کے تحفظ کے لئے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف ہماری مہم جاری رہے گی۔

○ سینئر صوبائی وزیر ملک مشتاق احمد اعوان نے کہا ہے کہ اپوزیشن چور دروازے سے اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور الیکشن 1998ء میں ہی ہوں گے۔ عوام نے ہمیں 5 سال تک اقتدار کا مینڈیٹ دیا ہے جو ہم پورا کریں گے۔

○ بھارتی اپوزیشن کے ایک سو سے زائد ارکان پارلیمنٹ نے ایوان صدر کے سامنے احتجاجی مظاہر کیا اور راؤ حکومت کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ اور صدر شنکر دیال شرما کو یادداشت پیش کی۔ "نرسمہا راؤ چور ہے" کے نعرے لگائے اور حکومت پر بدعنوانیوں اور ٹیلیفون کی نجکاری میں گھپلوں کا الزام لگایا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے پشاور میں دہشت گردی کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عوام کے جان و مال کی حفاظت میں بالکل ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کی حفاظت کرنے والے ادارے اپوزیشن کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں اسی لئے وہ دہشت گردوں اور مجرموں کو پکڑنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں۔

○ ایم۔ کیو۔ ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کراچی میں امن و امان بحال رکھنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایجنسیاں اور پولیس اہلکار روزانہ تین چار لوگوں کو ہلاک کر کے پھینک دیتے ہیں اور الزام ایم۔ کیو۔ ایم پر لگایا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ کراچی میں جاری حکومت ی کارروائیوں کا نوٹس لے اور مداخلت کرے۔

○ کراچی میں دہشت گردی کی دھمکیوں کے باعث کئی غیر ملکی قونصل خانے لاہور میں منتقل کر رہے ہیں۔

اعلان تعطیل

مورخہ 25- دسمبر 1995ء بروز سوموار دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈشیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی تھوک اور پرچون ریٹ پر 35- دارالفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر۔ 212434 (04524)

تریاق اٹھرا 20/- 40/- 200/-
نور نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- 20/-
قند شفاء 2/- 15/-
زد جام عشق 30 گولی 350/-
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون: 04524-211538